سیف اللہ خالد

چناب نگر میں عید......!

قادیانیوں کے مرکز چناب نگر میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی اور جرات مندانہ کردار کے سبب قادیانی اپنی من مانی کرنے میں آزاد نہیں رہے۔ قادیانیوں کی اس غیر اعلانیہ ریاست کے اندر مسلمان پورے جوش وخروش کے ساتھ عید مناتے ہیں۔ چناب نگر کے اندر چار مرکزی مقامات پر نماز عید ادا کی جاتی ہے۔ جس میں چناب نگر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ نواحی بستیوں کے مسلمان بھی اس وجہ سے نماز ادا کرنے آتے ہیں کہ چناب نگر کے مسلمان خود کو تنہا نہ سمجھیں۔

چناب نگر میں عید کے اہم اجتماعات میں سے ایک اجتماع قادیانیوں کے مرکزی دفتر ایوان محمود کے بالکل سامنے کچہری والی مسجد نور اسلام میں ہوتا ہے جہاں مولانا قاری شبیر عثمانی خطیب ہیں اور وہی نماز عید بھی پڑھاتے ہیں۔ اسی طرح ایک اہم اجتماع جامع مسجد احرار میں ہوتا ہے۔ جہاں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند و جانشین مولانا پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری عید کی نماز خود پڑھاتے ہیں۔ امیر شریعت کی نسبت کے سبب اس مسجد میں چنیوٹ تک سے لوگ نماز کے لیے آتے ہیں۔ تیسرا اہم اجتماع ریلوے اسٹیشن پر محمدی مسجد میں ہوتا ہے جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ نماز عید پڑھاتے ہیں۔ ان تمام مساجد میں مسلمان پرشکوہ انداز میں عید کی نماز ادا کرنے آتے ہیں جس سے ختم نبوت کے مقصد کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور مقامی کارکنوں کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے۔

جامع مسجد احرار کے خطیب مولانا محمد مغیرہ نے ''امت'' سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ عید کے روز وہ اسی طرح جوش وخروش سے عید مناتے ہیں جیسے کہ ملک کے دیگر حصوں میں عید منائی جاتی ہے۔ قادیانیوں کی وجہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ مقامی مسلمان زیادہ جوش وجذبے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ان کی مسجد میں قریبی مسلمان دیہات سے لوگ آتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ چناب نگر کے مرکزی بازار میں سے گزر کر آتے ہیں جہاں چاروں طرف قادیانیوں کی دکانیں اور گھر ہیں لہٰذا یہ لوگ آتے جاتے بلند آواز میں درود شریف کا ورد کرتے ہیں۔ تاہم انھیں ہدایت ہے کہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو بدمزگی کا سبب بنے۔ لہذا نماز عید کے بعد تمام لوگ پرامن طور پر گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ اس دوران قادیانی جماعت کے مسلح ونگ اور ان کی اپنی انٹیلی جنس کے لوگ متحرک دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم اب انھیں یہ جرات نہیں ہوتی کہ کسی کا راستہ روکیں یا ہراساں کریں۔ کچہری والی مسجد نور اسلام انتہائی حساس مقام پر واقع ہے۔ اس کے سامنے سڑک کے دوسری جانب قادیانی جماعت کا دارالخلافہ ایوان محمود ہے اور چند قدم کے فاصلے پر قادیانی مرکزی عبادت گاہ اقصیٰ موجود ہے۔ اس حساس مسجد میں بھی مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نماز عید کے لیے آتی ہے۔ اس مسجد کے نمازیوں میں مقامی دیہات کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ شہر میں مختلف محکموں میں تعینات مسلمان سرکاری افسران اور ہلکاروں کے علاوہ قریبی پہاڑوں پر پتھر کاٹ کر بجری بنانے والے مزدور بھی آتے ہیں۔ جن کی غالب اکثریت پشتونوں کی ہے۔ یہ

لوگ جتھوں کی شکل میں نماز عید کے لیے آتے ہیں تو مقامی قادیانی ان کے راستے میں نہیں آتے۔ بلکہ ایک وقت کے لیے کوئی گمان بھی نہیں کرسکتا کہ یہ شہر قادیانیوں کا ہے۔اس مسجد کے خطیب مولانا قاری شبیر عثمانی نے ''امت'' سے بات چیت میں کہا کہ پہلے یہاں رکاوٹیں ہوا کرتی تھیں۔عید کیا، یہ لوگ نماز جمعہ پر بھی چھیڑ چھاڑ سے باز نہیں آتے تھے۔مگر لاہور میں دہشت گردی کی آڑ میں انھوں نے مقامی مسلمانوں کو تنگ کیا تو اس کے ردعمل میں مسلمانوں نے بھی نہ صرف ڈٹ کر مقابلہ کیا بلکہ علما کی قیادت میں ان کے رویے کی مزاحمت کی جس پر انھیں شہر کے راستے کھولنا پڑے اور اب شہر میں ان کی مرکزی عبادت گاہ اقصیٰ میں ان کی جمعہ اور عید کی عبادت موقوف ہوچکی ہے۔ یہ لوگ اپنے اپنے محلے میں عبادت کرتے ہیں۔انھوں نے بتایا کہ مسلمانوں کا مطالبہ تھا کہ نماز عید شعائر اسلامی میں سے ہے۔قادیانی اقصیٰ میں نماز عید کے نام پر شعائر اسلامی کی توہین کرتے ہیں۔جس پر یہ عبادت ختم کردی گئی ہے اور اس کی وجہ سے مسلمانوں کو گزرنے اور آمدورفت میں کوئی مشکل نہیں رہی۔انھوں نے بتایا کہ نماز عید کے بعد وہ لوگ ایک دوسرے کو ملنے گھروں میں بھی جاتے ہیں۔ بازاروں میں بھی پھرتے ہیں۔مگر قادیانی کارندے نگرانی کے باوجود کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتے۔اسی طرح ریلوے اسٹیشن والی مسجد میں ریلوے کا مسلمان عملہ اور اردگرد کے دیہاتی نماز عید میں شریک ہوتے ہیں۔نماز عید کا ایک اہم اجتماع چناب نگر سے ملحق مسلم کالونی میں بھی ہوتا ہے جہاں مسلم کالونی کے مسلمان نماز عید ادا کرتے ہیں۔اس مسجد میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ نماز عید پڑھاتے ہیں۔

چناب نگر کی تمام مساجد میں نماز عید کی سرگرمیوں میں تحریک ختم نبوت کا مقصد غالب دکھائی دیتا ہے۔خطبات عید میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دی جاتی ہے اور تمام سماجی اور اجتماعی سرگرمیوں میں اس امر کا خیال رکھا جاتا ہے کہ کوئی ایسا عمل نہ ہو جس سے قادیانیوں کے سامنے مسلمانوں کی کمزوری ظاہر ہو۔مسلم کالونی کے ایک مزدور اشرف خان نے بتایا کہ وہ کوئی عالم دین تو نہیں مگر اتنا جانتا ہے کہ اسلام دشمنوں کے درمیان میں رہتے ہیں، اس لیے ہم عام لوگ بھی انتہائی محتاط رہتے ہیں اور نماز کے لیے جاتے وقت احساس ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہمیں دیکھ رہے ہیں۔چناب نگر سے نماز عید کے لیے ہر عید پر مسجد احرار جانے والے ایک نوجوان محمد طیب نے ''امت'' کو بتایا کہ نماز عید تو ہر جگہ ہوجاتی ہے مگر جو مزہ قادیانیوں کے بھرے بازاروں میں سے گزر کر جانے سے ملتا ہے وہ کہیں اور نہیں ملتا۔طیب نے بتایا کہ اب تو حالات ٹھیک ہیں۔ہم اس وقت بھی وہیں جا کر جمعہ اور عید ادا کرتے تھے۔جب یہ یقین نہیں ہوتا تھا کہ واپس بھی آئیں گے یا نہیں۔چناب نگر پولیس کے ایک افسر نے ''امت'' کو بتایا کہ مقامی مسلمانوں کی استقامت اور جذبہ ہے، جس نے قادیانیوں کو پسپائی پر مجبور کردیا ہے۔اگر یہ لوگ عیدین اور جمعہ پر متحد اور پر جوش نہ ہوتے تو قادیانی انھیں کھا جاتے۔مگر اب ان میں ان کو چھیڑنے کی ہمت نہیں رہی۔مجموعی طور پر چناب نگر کے باسی اپنی عید کو باقی مسلمانوں کی طرح قرار دیتے ہیں۔مگر حقیقت میں بھی وہاں ختم نبوت کے مقاصد کا خیال رکھا جاتا ہے۔اور اس میں عام آدمی پیش پیش دکھائی دیتا ہے۔

(مطبوعہ: روزنامہ امت کراچی، 18 جولائی 2015ء)